حرفِ اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجوع الی القرآن کا فکری اور سیاسی پہلو

اس بات سے تو کسی بھی مسلمان کو انکار نہیں کہ ملتِ مسلمہ کی فکری اور سیاسی' دونوں قسم کی شیرازہ بندی کا اصل ذریعہ قرآن مجید ہی ہے۔ قرآن کو ''حبل اللہ'' یعنی اللہ کی رسی قرار دینے میں ایک یہ مصلحت بھی کارفرما نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ وہ سب مل کر اس ''حبل اللہ'' کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور متفرق نہ ہوں۔ اس ہدایت کا یہ لازمی تقاضا ہے کہ مسلمانوں کے مابین جتنے بھی اختلاف پیدا ہوں...... چاہے یہ اختلاف فکری و نظری نوعیت کے ہوں یا عملی و سیاسی نوعیت کے...... وہ ان کے فیصلے کے لیے قرآن کی طرف رجوع کریں۔ اس اعتبار سے ''حبل اللہ'' یعنی قرآن' مسلمانوں کے فکری اور سیاسی جوڑ بند مضبوط کرنے کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔

قرآن حکیم سے صحیح طور پر استفادے کے لیے ایک انتہائی اہم چیز یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کے اندر قرآن مجید کے تقاضوں کے مطابق اپنے آپ کو بدلنے کا پختہ عزم و ارادہ موجود ہو۔ تبدیلی کا یہ عمل جہاں اشخاص سے انفرادی سطح پر درکار ہے وہیں قرآن کے ماننے والوں سے ہیئتِ اجتماعیہ کی سطح پر بھی مطلوب ہے۔ اس بات کا شعوری احساس اس لیے ضروری ہے کہ قرآن کے بہت سے مطالبے اور تقاضے اکثر انسانوں کی خواہشوں اور چاہتوں سے بالکل مختلف ہیں۔ ان کے تصورات اور نظریات بھی بالعموم قرآن سے مختلف ہیں اور ان کے معاملات اور تعلقات بھی قرآن کی مقرر کردہ حدود سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اندریں حالات دو قسم کے رویے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو عزم و ہمت سے تہی ہیں وہ اس خلیج کو پاٹنے کی ہمت نہیں کر پاتے جو وہ اپنے اور قرآن کے مابین حائل پاتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنے عقائد و نظریات اور اعمال کو قرآن کے مطابق بنانے کی کوشش کریں تو انہیں ذہنی اور فکری اعتبار سے نیا جنم لینا پڑے گا اور ان کا اپنا ماحول ان کے لیے اجنبی بن جائے گا' اور جن لذات سے وہ مستفید ہو رہے ہیں ان سے مستفید ہونا تو الگ بات'

(باقی صفحہ 38 پر)